nt 82

XF / ST.
20 4/9

Cont by

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

گلدستہ امانت

مطبع نامی منشی نولکشور میں بہ طبع مقبول جہان ہوا

غزلیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخمس اول

دل ہر گھڑی کے خوف و خطر سے نکل گیا | درد و غم فراق جگر سے نکل گیا
شکر خدا عدو کے میں شر سے نکل گیا | لڑ کر رقیب یار کے گھر سے نکل گیا
مریخ آج برج قمر سے نکل گیا

حسرت ہی رہ گئی دل ناشاد کو مرے | کچھ لوٹنے نہ پایا شب وصل کے مزے
اندیشہ روز ہجر کا اس درجہ تھا مجھے | ہونے نہ پایا وصل بھی دھڑکے سے صبح کے
دم شام ہی کو خوف سحر سے نکل گیا

نکلی نیام سے جو وہ شمشیر آبدار | بولا فلک زمین پہ یہ تو ہوا آشکار
کس سے نڈھال ہو کے نہ تو آ گیا فرار | تیغ اسکی معرکہ میں جو چمکی ہلال وار
شرمندہ ہو کے چاند سپہر سے نکل گیا

دانتون مین اُسکے آب ہی اللہ کس قدر محفل مین ہنس پڑا جو مرا غیرت قمر	چیز اُسطرف کی ہوتی ہی معلوم سب ادھر دندان صاف سے وہ زبان آگئی نظر
اپنی نگہ کا تار گہر سے نکل گیا	
اُس نے لکھا کہ حال کچھ اپنا بیان کر مین بولا کیسا عشق ترا وہ عیان ہی کدھر	کیا مہر سے عشق نے تر سے دل مین کیا اثر الفت کا راز اُس سے چھپایا تو تھا مگر
آنسو تھمانہ دیدۂ تر سے نکل گیا	
دیکھی شگفتگی جو دہان نگار کی کیا آبرو خدا نے رکھی خاکسار کی	دانتون پہ جان مین نے تڑپ کر نثار کی دل نے اُبھارا چاہ سے دندان یار کی
مین غوطہ کھا کے آب گہر سے نکل گیا	
پی کر شراب غیر جو میخانہ سے چلے نکلے نہ دل کے خوبی قسمت سے ولولے	کیا دانتون تیغ یار پہ بیداد سے چلے مستی مین مین لگا ہی چکا تھا اُسے گلے
بہکا جو پانون ہاتھ کمر سے نکل گیا	
قسمت نے مجھکو پھیلے پہر سے کیا نڈھال جانا نہ دار صبح کا لیکن چھپا جمال	چونکا وہ خواب ناز سے گھر کا ہوا خیال مین نے جو کی گجر کی تمنا شب وصال
نالہ گلے سے مرغ سحر سے نکل گیا	
گستاخ مین تو ہوتا ہون کرنا مگر معاف تقدیر یک بیک ہوئی مجھسے جو بر خلاف	عاشق تھا پہلے ناف کا ہم سے کہو نہین صاف چاہ ذقن کو دیکھ کے بھولی تمھاری ناف
ڈوبا کنوئین مین جبکہ بھنور سے نکل گیا	
غمزہ غضب نگاہ بلا چال ہی کھری	شوخی ہی کوٹ کر بت چالاک مین بھری

گلدستۂ امانت

غزل دیگر

حیرت جو دل کو عقل میں آتا نہیں دری
شعلہ ہے یا شرر ہے چھلاوہ ہے یا پری
بجلی حجاب تھی وہ جدھر سے نکل گیا

دیوانہ کر دیا ہے دل بیقرار نے
پکا کیا ہے اسکو کسی پختہ کار نے
جاتا ہوں بار بار میں در پر پکارنے
دو سرا مکان بنایا ہے اُنے گو یار نے
میں جب اِدھر گیا وہ اُدھر سے نکل گیا

حاسد کے اعتراض کا دیتا نہیں جواب
کیونکر عدو نہ ہاتھ ملیں کھا کے پیچ و تاب
ایسا ہے خاکسار زمانے میں انتخاب
کیا مرتبہ ہوا ہے امانت کو دستیاب
سو انگلیاں اٹھیں وہ جدھر سے نکل گیا

مخمس دوم

کہاں سے لائیگا اسکے کوئی جواب میں پاؤں
نہ ایسے جو نے بھی دیکھے ہونگے خواب میں پاؤں
حنا کا رنگ ہے ڈوبے ہیں یا شہاب میں پاؤں
پری کے چہرے سے بہتر ہیں آب و تاب میں پاؤں
بجا ہے رخ کیطرح رکھو جو نقاب میں پاؤں

جمال یار کی خورشید میں ہے گو کہ ضیا
خدا کے واسطے اے چرخ تو ہی مجھکو بتا
مگر نہ چشم نہ ابرو نہ وہ بدن کی صفا
یہ چل سکیگی مرے مہروش سے کیونکہ بلا
نہ نکلے ہاتھ نہ ہیں جسم آفتاب میں پاؤں

فروغ آتش حسرت سے جسم جلنے لگے
جو دست رس ہو قدم تک تو دم نکلنے لگے
جگر یہ خون ہوا منہ سے لہو اگلنے لگے
نظر جو آئیں وہ تلوے تو ہاتھ ملنے لگے
نہ دیکھے ہونگے پری نے بھی ایسے خواب میں پاؤں

سد الطہارت زاہد کو نام دھرتا ہوں
ازل کے روز سے میں تازگی پہ مرتا ہوں

لگا کے زر عرق گل سے حوض بھرتا ہون — کبھی جو ائس گل یکتا کو سجدہ کرتا ہون

وضو کے واسطے دھوتا ہون مین گلاب مین پانون

لگی جو شیشہ می کو حمام مین ٹھوکر — جدا کرون نہ مین مینہ سے زیست مین دم بھر
ادب ہے می کا مجھے اور محتسب کا ہے ڈر — لگاؤن عمر بھر آنکھون سے اور رکھون سر پر

جو وقت نشہ پڑے ساغر شراب مین پانون

فرس ہے فیض قدم سے ترے جمکتا مدام — غبار راہ مین عالم ہے نور کا سر شام
یہ گورے گورے ہین تلوے بنا کہ ماہ تمام — زمین پہ چاندنی اے شہسوار ہے ہر گام

قمر ہے پانی مین یا ہین ترے رکاب مین پانون

سبک روی مین غضب ہے بلا ہے ساغر تو — نرالی چال سے کرتا ہے ٹیڑھی راہ یہ طی
کچھ اپنی عقل مین آتا نہین کہ ہے کیا ہی — یہ کسطرح سے سدا دور مین چلتا ہی

حقیقۃً کو نہین ساغر شراب مین پانون

کہون سمند کو برق غضب کہ سیل فنا — یہ تیز پا ہے تو کسی مین نہین ہین ماہ لقا
فلک کے سمت شب چاردہ جو اڑ کے گیا — وہین ہلال ہوا کٹ کے نعل سے پیدا

ترے فرس کا دریا جو ماہتاب مین پانون

کلائی یار جو دستی کیطرح پھکوائے — زبان سے اف نہ کرون مین پہر ان مرجائے
کرون جو ضبط تو عالم کا ہوش اڑ جائے — وہ دل جلا ہون کہ مطلق نہ مجھ کو آنچ آئے

لگا دے سیخ کی جا گر کوئی کباب مین پانون

دیا ہے کیا مجھے کیف شراب نے سیلا — چمن مین کا سر دور جام سے ہو
گرا مین شیشہ و ساغر پہ کوئی دم مین گرا — لا پڑے ہاتھ مرا سا قیا برائے خدا

غزل ثانی

[illegible]

اگر ٹھہرائے میں اب نشہ شراب میں پاؤں

وہ مست ہو کے عالم رویا میں سامنے جب آئے
کھلی جو آنکھ تو کہہ کے ہم بھی چلا آئے
جگایا طالع خفتہ نے دفعۃً اے ولے
گیا وہ چشم زدن میں ہمارے ہاتھ سے ہائے

لگا کے پائے نہ آنکھوں سے اسکے خواب میں پاؤں

یہ کل کی بات ہے میں عاشقوں میں تھا اسکے
اب ایسا تو نے فلک کر دیا حقیر مجھے
شب وصال کے ہر روز ہوتا تھا قدرے
سوال وصل کا کرتا ہوں میں جو اس بت سے

خدا کی شان دکھاتا ہے وہ جواب میں پاؤں

گدا کو زور سے تجھے سلطنت دلا سکتے
فلک نہ آنکھ جوانی میں تجھے ملا سکتے
شراب خم سے فلاطون کو بھی پلا سکتے
ہیں اب تو پیر نہیں ہاتھ بھی ہلا سکتے

لگائے بیٹھے ہے تجھے عالم شباب میں پاؤں

غنی ہے پر میں ہراسان ہے تنگدستی میں
اجل کا خاک نہیں دھیان جوش مستی میں
خدا کو بھول گیا یاد مے پرستی میں
غرور دم کو ہی گیا ہے ثبات ہستی میں

بلا کے موج نے پھیلائے ہیں حباب میں پاؤں

خیال نشہ مے کا گیا نہ دل سے کبھی
تلاش بادہ میں کب آبرو نہ ہاتھ سے دی
مدام میکدہ دہر میں نئی سوجھی
وہ رند ہوں رمضان میں جا بجو پیاس لگی

ڈبوئے حوض سمجھ کر خم شراب میں پاؤں

نہ مجھسا سوختہ جان کوئی دہر میں ہوگا
کہوں نصیب کی خوبی کا آہ کیا شکوا
اسیر فنا بھی رہا پائے بند دام بلا
وہ صید ہوں کہ جلے یہ بھی ہیں رہا نہوا

بندھے ہیں رشتہ باریک سے کباب میں پاؤں

غزل دیگر

عدم کا کوچ زمانے سے آج ہی یا کل	گُنہ سے ہاتھ اُٹھا مستعد ہی سر پہ اجل
تہون کو تھوڑا امانت مزار شاہ پہ چل	خدا کیواسطے کر اب تجے کوئی نیک عمل

رہے نصیب جو اُٹھے رہ ثواب مین پانون

مخمس سوم بر غزل میر تقی صاحب تخلص میر

ہو گیا جوش جنون حد سے سوا میرے بعد	میری وحشت کا جو کچھ حال ہوا میرے بعد
آگے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد	سونا جنگل جو پڑا اسکو ملا میرے بعد

نرہی دشت مین خالی کوئی جا میرے بعد

مین نہونگا تو نہو گا کوئی غوا ان چمن	باغ عالم مین وہ بلبل ہون کہ ہون جان چمن
منہ پہ رکھ دامن گل روئینگے مرغان چمن	پھاڑ ڈالینگے گریبان کو جوانان چمن

باغ مین خاک اڑاویگی صبا میرے بعد

یاد کا ہیکو ہینگے اسے طفلی کے یہ دن	کیا کہون اُس سے کہ ہے وہ تو نہایت کم سن
ہنس کے ہنسنے لگتا ہے وہ منھ ہی لیکن	سب پہ ظاہر کیے دیتا ہون مین حال باطن

خون رولائیگا اسے رنگ حنا میرے بعد

جان آجاتی ہے گویا مرے تن مین ہر صبح	سنسناہٹ سی اک اُٹھتی ہے بدن مین ہر صبح
وہ ہوا خواہ چمن ہون کہ چمن مین ہر صبح	آہ بھر کر یہی کہتا ہون کفن مین ہر صبح

پہلے مین جاتا ہون اور بادِ صبا میرے بعد

کبھی اغیار نے دیکھا نہین یہ گل سا بدن	مین ہی پوشاک بدلتا ہون تری غنچہ دہن
چاک کرتا ہون ابھی غم سے گریبان کفن	کون اتاریگا مرے بعد ترا پیراہن

کون کھولیگا ترے بند قبا میرے بعد

مو سجا بھی اثر باقی ہے تو ہم تری بے زبانی کا

امانت شمع بزم ... خاموش ... [illegible]

[illegible]

ہین ہی دیوانہ اکیلا نہین صحرا مین ہون	بعد میرے نجد ابونگے بہت سے مجنون
کتنے تلوونکا ابھی تجکو بہانا ہی خون	تیز رکھنا سر ہر خار کو اے دشت جنون
شاید آجائے کوئی آبلہ پا میرے بعد	
یک بیک دوستو الٹا یہ زمانہ ایسا	جان عشاق پہ کرنے لگے معشوق فدا
نہ حسینون کی رہی آنکھ مین کچھ شرم و حیا	کیا عجب مرقد لیلی سے جو نکلے یہ صدا
مرے مجنون ترا کیا حال ہوا میرے بعد	
مر گیا جبکہ امانت تو بھری کچھ تقدیر	غم ہوا اسکو بہت ہو گئی رنگت تغییر
جیتے جی تو نے خبر لی نہ ذرا کی تدبیر	بعد مرنے کے مری قبر پہ آیا وہ میر
یاد آئی مرے عیسی کو دوا میرے بعد	

تخمیس غزل میان قلق صاحب سلمہ

نکالو عاشق شیدا کے حوصلہ دل کا	بہت دنون سے شکایت ہی مشغلہ دل کا
چرا کے آنکھ دکھاؤ نہ آبلہ دل کا	ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہی فیصلہ دل کا	
نہ پوچھو دوستو ہم کس غضب مین مارے ہین	ستم اٹھاتے ہین انکی جفائین سہتے ہین
خموش رہتے ہین آنکھون سے اشک بہتے ہین	وہ ظلم کرتے ہین ہم پر تو لوگ کہتے ہین
خدا برے سے نہ ڈالے معاملہ دل کا	
کسیکی زلف کا مفتون جوش وحشت ہی	قدم کو بیڑیون کی غل سے استراحت ہی
جنون مین طوق و سلاسل سے کسکو نفرت ہی	وہ زندہ ہون کہ مجھے ہتھکڑی سے بیعت ہی
ملا ہی گیسوے جانان سے سلسلہ دل کا	

غزل دیگر

جھکا کے سر قدم پر گر دو چھاڑی کسے دامن کی

ولا صین ... قاتل کی چلن کی

[illegible]

چراغ مہ فلک ... شمع ... پروانہ روشن کی

دماغ اپنا معطر ہو گیا ...

[illegible]

عدہ اب ان صاحب کا انتقال ہو گیا ۱۲

شب فراق کا تھا طول مجھپہ قہر و غضب | تڑپتا تھا دل وحشت زدہ برنج و تعب
گئی دنون سے یہ سودا ہی کھیل مجھکو اب | امید صبح مین کرتا ہون چاک دامن شب
جنون مین روز نکالا ہی مشغلہ دل کا

ادھر سے اُجڑے ہوے کاروان جو گذرینگے | ہر اک کو اپنے مسافر کا ہم پتا دینگے
نہ کب تلک دل گم گشتہ کی خبر لینگے | پھرا جو کوچۂ قاتل سے کوئی پوچھینگے
سنا ہی لٹ گیا رستے مین قافلہ دل کا

یہ فصل گل مین مقدر نے مجھکو خار دیا | پھنسا یا دام مین کھانے نہ دی چمن کی ہوا
پھرا نہ باغ مین دو روز بھی برنگ صبا | بہار آتے ہی کنج قفس نصیب ہوا
ہزار حیف کہ نکلا نہ حوصلہ دل کا

نمود عالم پیری ہی سر بسر اب یہان | ہوا ہی باغ جوانی مین دخل باد خزان
عبث بہار چمن کا ہی حوصلہ نادان | ہزار فصل گل آئے جنون و جوش کہان
گیا شباب کے ہمراہ ولولہ دل کا

قرار سوز جگر سے بھلا مجھے کب ہی | تڑپ تڑپ کے گذاری فراق کی شب ہی
سوا ہی کل سے بھی کچھ درد دل ہمین اب ہی | خدا ہی خیر کرے آج رنگ بیڈھب ہی
تپک رہا ہی کئی دن سے آبلہ دل کا

کبھی ہوے نہ امانت سے آئنہ رو صاف | سدا حسینون نے کی ہے اپنے دل کے خلاف
یہان تو داد کسی نے نہ دی قصور معاف | خدا کے سامنے اپنا ہی اے فلک انصاف
تبون سے حشر مین ہوگا مقابلہ دل کا

مخمس نجم بر غزل میان صبا صاحب

غزل دیگر

دیکھیے ان گلعذارون کی فضا دو چار دن زندگانی کا اڑا لیجے مزا دو چار دن		اس چمن مین نخل دل رکھیے ہرا دو چار دن مغتنم ہی باغ عالم کی ہوا دو چار دن
صورت گل ہی یہان نشو و نما دو چار دن		
غور تمکو چاہیے اپنے مآل کار پر آمد آمد ہی خزان کی حسن کے گلزار پر		بل نہین لازم ہی اتنا گیسوے خمدار پر سبزۂ خط کا نمو ہی چاند سے رخسار پر
اور رخ پر چھوڑ لو زلف دوتا دو چار دن		
یا تو میری آنکھ سے اک پل نہوتے تھے جدا غیر سے وان صحبتین ہین ہم تڑپتے ہین یہان		یا چھپایا منھ کو ایسا کچھ نہین جسکا بیان او بت کافر تری اللہ رے بے پروائیان
آشنا دو چار دن نا آشنا دو چار دن		
آج کل اس کو غرور حسن ہی حد سے سوا واسطہ خالق کا دیکر کی جو مین نے التجا		گفتگو مین طاق ہی اصلا نہین شرم و حیا مدعائے وصل سنکر وہ صنم کہنے لگا
بیٹھ کر مسجد مین کر یاد خدا دو چار دن		
جامۂ ہستی سے مین نے قطع کی جب دوستی چولی دامن کا جہا نمین ساتھ تھا جو ہر گھڑی		آنسوون سے تر کئی روز آستین قاتل نے کی مجھ گریبان چاک کے مرنے سے اک وحشت ہی
وا رہے اس شوخ کے بند قبا دو چار دن		
کیا کہون کیا کیا تصور مین مجھے بھائے نہ تم آنکھین روشن کرنے کو تشریف یان لائے نہ تم		پر شب مہتاب مین بن میرے گھبرائے نہ تم یہ بڑا اندھیر ہی اک رات بھی آئے نہ تم
چاندنی کیا کیا ہوئی ای مہ لقا دو چار دن		
لے چلو نگا آج اپنے گھر مجھے مین کھینچ کے		اعتبار ان جھوٹی باتون کا نہین ہرگز مجھے

[illegible]

مین نہ مانونگا کبھی فقرہ کسی نادان کو دے
واہ رے وعدہ ترا قربان وعدہ کے ترے
ایک دن کے ہو گئے اے بیوفا دو چار دن

ایکدن ہونا ہی ہر لعل و ادنے کو فنا
سلطنت دنیا مین کی تو کیا فقیری کی تو کیا
یہ مسافر خانہ ہی اے غافلو عبرت کی جا
روز آتی ہی کب گور غریبان سے صدا
شادی و غم ہی شاہ و گدا دو چار دن

توڑنے پر پھول دین ہمکو ہزارون گالیان
خاک اڑیگی باغ مین جب آئیگی فصل خزان
دور ہی تیرا کوئی کب کھول سکتا ہی زبان
نکہت گل پھر کہان باد بہاری پھر کہان
باندھ لے اپنی ہوا اے باغبان دو چار دن

مانگتا ہون بوسہ گیسو تو دیتا ہی صدا
شانہ کرتا ہون تو نازل ہر پہ ہوتی ہی بلا
ہوش مین آ کر علاج اپنا کر و بہر خدا
وہ پری کہتا ہی دیوانہ بنا کر زلف کا
فصد لو اپنی کرو جا کر دوا دو چار دن

دید و نمین ڈالینگے دیدے کھلکے مجھپر پیچ و تاب
پھر کہان یہ نیچی نظرین اے دل خانہ خراب
اٹھگیا جب شرم کا پردہ کہان کی پھر نقاب
پھر کہان یہ انکی چتون چند روزہ ہی حجاب
دید کے قابل ہی آنکھون کی حیا دو چار دن

واے انپر اوج مین جو جام نخوت ہین پیے
غیر کیسے ہین سگونکے سمت سے دیکھ لیے
بات یہ زیبا نہین ہی تاجدارون کے لیے
ہڈیان کتے بھی سونگھین یا نہ سونگھین دیکھیے
ہی شرف بہر پر و بال ہما دو چار دن

مست ہو جاتا ہی دل گلگشت مین وقت سحر
بادہ کش تو اک طرف مجھکو یہ آتا ہی نظر
موج باد صبح موج مے کا رکھتی ہی اثر
زاہدون کی رال ٹپکے گی مے گلرنگ پر

[illegible]

غزل ثانی

خود بخود مجھ سے لگاوٹ [illegible] ستم ایجاد کرے
اسقدر دل سے بھلاؤن کہ بہت یاد کرے
گر ترا قید عدم سے [illegible] آزاد کرے
جان شیرین [illegible] سے فرہاد کرے
فتنہ شوخی کی اگر وہ ستم ایجاد کرے
ظالم رنگ حنا خون [illegible] صیاد کرے
چاہیے جو دل [illegible] گلشن ایجاد کرے
قید قمری کو کرے سرو کو آزاد کرے

نشاید

وہ خدا خانۂ زنجیر کو آباد کرے

فصل گل ہے یہ بیابان میں جنون آباد کرے

اگر رہی یونہیں گلستان کی ہوا دو چار دن

ہاتھ میں تسبیح رکھیے خلق تا دانا کہے
جال وہ پھیلائیے ہر اہل زر جسمین پھنسے

ہیچ سبب سے کیجیے سر پہ عمامہ باندھ کے
آم پیدا کیجیے ہو جبکہ مفلس ہوئے

بیٹھیے مسجد میں بن کر پارسا دو چار دن

یاد کر کے امانت ہم کو اکثر باغ میں
عیاشوں کے گھٹے رہتے ہیں دن بھر باغ میں

ہر وہ ہے یہ بناے می ہر پھول سا غر باغ میں
بادہ گلگون چلے ہر روز چل کر باغ میں

موسم گل کے یہی ہیں اے صبا دو چار دن

تمہ نشہ طبع زاد حقیر یعنی مصنف

سو رہا آرام سے عالم مجھے سونے نہ دیا
گالیان دیدیہ کے ہیں ہم مجھے سونے نہ دیا

ہوئے ہر بات میں پر ہم مجھے سونے نہ دیا
رات ہر چند رہی کم مجھے سونے نہ دیا

صحبت یار نے اک دم مجھے سونے نہ دیا

شب کو آیا وہ مرے گھر میں جو ہمراہ رقیب
پاس بیٹھا کبھی اٹھا کبھی لیٹا میں قریب

بیقراری سے رہا حال دل زار عجیب
رات باتوں میں کٹی اور نہ ہوا وصل نصیب

صحبت یار نے اک دم مجھے سونے نہ دیا

شب کو ہاتھ اسنے لگانے نہ دیا ہو کے بہم
سنگدل وصل پہ راضی نہوا ہائے ستم

کونسی ہے جو نہ نے ندی اُس بت کافر کو قسم
جاگتے جاگتے پتھرا گئیں آنکھیں ہمدم

صحبت یار نے اک دم مجھے سونے نہ دیا

چلیں ہیں جسکو ملا آنکھ کے جھپکانے میں
کبھی الجھایا مجھے زلف کے سلجھانے میں

غل مچایا کبھی وہ محو ہوا گانے میں
گدگدی کی کبھی چٹکی کبھی لی شانے میں

ہوا وصل اسکا میسر جو قضا را مجھکو	اثر طالع بیدار سے یارا مجھکو
رات بھر چھیڑا کیا وہ ستم آرا مجھکو	جب ذرا آنکھ لگی ساتھ پکارا مجھکو
صحبت یار سے اک دم مجھے سونے ندیا	
سو گیا وہ تو مرے شکو مقدر جاگے	وصل کی آس ہوئی ہجر کے صدمے بھاگے
بیقراری میں کمربند کے توڑے دھاگے	کبھی زانو پہ رکھا ہاتھ کبھی اور آگے
صحبت یار سے اک دم مجھے سونے ندیا	
شبکو نادانی سے وہ پاس مرے سو تو رہا	پر رہا نیند میں عاشق کیطرف سے کھٹکا
نہوا صبح تلک وصل قیامت کی ہے جا	ہاتھ جب میں نے لگایا وہ برابر چونکا
صحبت یار سے اک دم مجھے سونے ندیا	
لکھو دیا ہائے غضب لطف ملاقات اسنے	بیٹھ جانے کو نہ تا صبح ندی گھات اسنے
رات بھر چھونے دیے پاؤں نہ سہیات اسنے	ہاتھ میں ہاتھ لیے میں نے تو دی لات اسنے
صحبت یار سے اک دم مجھے سونے ندیا	
کیا کروں حال شب وصل امانت اظہار	آیا قابو میں جو وہ جانے رہے صبر و قرار
ہونٹھ چاٹے کبھی اسکے کبھی چومے رخسار	صبح تک آنکھ نہ جھپکی سبب بوس و کنار
مسدس	صحبت یار سے اک دم مجھے سونے ندیا — ہفتم
کسیکے عشق میں کوئی نہ مبتلا ہووے	کسیکا دل نہ کسی شخص سے لگا ہووے
کوئی نہ بحر محبت کا آشنا ہووے	مریض عشق کا کوئی نہ اے خدا ہووے
کسیکا دل نہ الٰہی غم والم میں رہے	

سر سے کہیں سیاہ ہو عجب [illegible] کیا جانانہ دوش پر

[illegible] جب [illegible] گیسوئے جانانہ دوش پر

[illegible] مری گیسوئے جانانہ دوش پر

کیسی پڑی ہے زلف پریشان دوش پر

وہ مست بخت ہوں کہ نہ آغوش یار تھا [illegible] نہ دوش پر

ساقی کا ہوں [illegible] گیسوئے جانانہ دوش پر

عاشق ہے جب بل کیا [illegible]

اٹھوں ہوں سبو کا بادہ و پیمانہ دوش پر

وہ مست ہوں [illegible] محتسب کا [illegible]

پریاں نہ کیوں [illegible] سلیمان ہوا ہوں آج

[illegible] رشک سلیمان دیوانہ دوش پر

کان نزاکت سے کہو بات مین کیا کہون
ہو عکس در گوش سے حجب نہ دوش پر

غزل ثانی

دم نکل جاتا اگر ہم سے نہ دم بھر ہو گئے
تیر بازی مین ہمین قید قفس کی نحمدہ ہو گئے
کیا ہم ہو گئے جو ہم صیاد کے گھر ہو گئے
گر وین لیتا جان مضطر پیسر کی یاد مین
ہین کے تارون کی صورت تا بستر ہو گئے
پھولنا گلچین کا ختم گل بہ دور آ جو ماہ
بلبلین وطن اگر غنچے سے ہمسفر ہو گئے
تا کہ مین ظرف مضمون سے ہوتا ہم از
مست چشم یار کو آنکھون کے ساغر ہو گئے
کیا کلمہ یہ ترا بانی طلسم عشق مین

	کوئی نہ گیسوے جانان کے پیچ و خم مین رہے	
یہ وہ مرض ہی کہ عیسے سے جسکی ہو نہ دوا قسم خدا کی یہ مطلع کسینے سچ ہی کہا		کوئی جہان مین نہ بیمار ہو محبت کا بتون کے عشق مین رسوائیان مین خدا سمجھا
	یہ عشق وہ ہی کہ پتھر کو دم مین آب کرے لگائے دل وہی جسکو خدا خراب کرے	
جسے ہو عشق کسیکا اُسی سے پوچھو حال ہمیشہ رہتا ہی معشوق ہی کا اُسکو خیال		عزیزو ہان یہ فن عاشقی بڑا ہی کمال نہ پوچھو دلپہ گذرتے ہین جو کہ رنج و ملال
	اُسیکے دھیان مین لیل و نہار رہتا ہی اُسیکو دل سحر و شام یاد کرتا ہی	
اُسیکا ذکر اُسیکا ہی ہر گھڑی چرچا اور دل کو خوش آتا نہین ہی اُسکے سوا		ہمیشہ رہتا ہی معشوق ہی مین دھیان لگا اُسیکا آنکھون مین پھرتا ہی روز و شب نقشا
	اُسیکی زلف کا سودا مدام رہتا ہی اُسیکا لب پہ شب و روز نام رہتا ہی	
دل خراب ہی اک طفل مہ جبین پہ فدا پر اُسنے بھولکے بھی ادہر ہمسے رخ نہ کیا		غرض کہ حال عزیزو کہون مین اپنا کیا ہمیشہ نالہ کی صورت مین اُسکے گرد رہا
	ملا جو راہ مین کترائی صاف دی اُسنے تباہ کرکے مجھے پھر خبر نہ لی اُسنے	
کبھی نہ رحم اُسے میرے حال پر آیا شب فراق کے صدمے اٹھائے غم کھایا		ہنسا ہر اک سے وہ گل اور مجکو رلوایا نہ پوچھو عشق مین اُسکے جو مین نے دکھ پایا

[illegible]

[illegible]

۱۹

رہا خیال اُسیکا ہر اک گھڑی مجھکو
کسیطرح سے عزیز و نہ کل پڑی مجھکو

دل اور جان سے ہمیشہ رہا میں اُسپہ فدا
جھجک کے سایۂ عاشق سے کی گریز سدا

پھر اُسکے دل میں مرے عشق نے اثر نکیا
کسیطرح وہ پری رو نہ میرے ہاتھ لگا

نہ ہنسکے مجھسے کبھی بات کی نہ شاد کیا
کب اُسکو اشک بہا کر نہ میں نے یاد کیا

تڑپتا ہجر میں اُسکے رہا مرا دل زار
بن اُسکی دید کے آیا کبھی نہ مجھکو قرار

رہا اُسے مرے ملنے کے نام سے انکار
پہ وہ ہمیشہ رہا میری شکل سے بیزار

کبھی نہ اُسنے مری بات کا جواب دیا
پھر اُسکے منہ دل مضطر کو اضطراب دیا

اکیلا مجھکو جو اک دن وہ راستے میں ملا
خدا کیواسطے مجھسے تو کیوں نہیں ملتا

تو دان بمنت و زاری یہ میں نے اُس سے کہا
بتادے میں نے ترا کون سا قصور کیا

جو کچھ قصور ہوا ہو وہ بخشدے للّٰہ
ترے فراق میں میرا بہت ہی حال تباہ

ترے سوا نہیں کچھ اور مجھکو بھاتا ہے
لبوں پہ دم ہی غم ہجر جان کھاتا ہے

ترا خیال مجھے ہر گھڑی ستاتا ہے
کلیجہ منہ کو مرے بار بار آتا ہے

نہ چین آتا ہے دن کو نہ شب کو سوتا ہوں
ترے فراق میں منہ ڈھانپ ڈھانپ روتا ہوں

کسی سو خوش نہیں باغ جہاں میں دل کو قرار
کسی چمن کی خوش آتی نہیں فضائے بہار

بعد مرون بھی رہا قطع محبت کا خیال
[illegible]

گالون کی دید سے ہوتا ہے تجلّی مین خسار	تری جدائی مین روتا ہون مثل ابر بہار
نہ گل سے کام نہ بلبل سے کام ہی مجکو ہمیشہ ورد زبان تیرا نام ہی مجکو	
ترا ہی تذکرہ رہتا ہی لب پہ آٹھ پہر اب اپنی زندگی آتی نہین ہی مجکو نظر	غم فراق سے ہر لحظہ حال ہی ابتر فلک مین درد سے کر جاؤنگا جہان سے سفر
اسیطرح سے رہا گچھ دنون جو حال مرا تمھارے ہجر مین ہو جائیگا وصال مرا	
خدا کیواسطے بولو تو منھ سے ایک ذرا ملاؤ آنکھ نہ چھپاؤ اجی برائے خدا	تمھاری چپ نے تو گویا مجھے ہی قتل کیا کوئی زمانے مین ہوگا نہ بیوفا تم سا
کچھ اب تلک نہین معلوم دل کا حال تمھین ہمارا دم ہی نکلتا نہین خیال تمھین	
یہ بات سنکے وہ مغرور ہنسکے یون بولا جہان مین مجھ سے ہین معشوق ہی جنھین صدہا	مرے ملے سے بھلا آپ کو ہی حاصل کیا جو ہووے تد نظر کیجیے دل اُسپہ فدا
کسیطرح نہ مین حضرت کے ہاتھ آؤنگا ملونگا غیر سے اور آپ کو جلاؤنگا	
خیال ہی مجھے رسوائیونکا اپنی مدام زبان سے لیجیو گا ہے نہ میرے وصل کا نام	نہ راہ مین کبھی کرنا پھر اسطرح کے کلام پری ہون مین مجھے انسان سے بھلا کیا کام
خدا کیواسطے آگے سے میرے ٹل جاؤ فروغ آتش رخ سے کہین نہ جل جاؤ	

غزل ثانی

[illegible]

یہ کلمہ سخت امانت ہے یار نے جو کہا جھکائی یاس سے گردن وہان سے گھر کو پھرا	تو اُس گھڑی دل حسرت زدہ کو رنج ہوا نہیں نے قصد کیا پھر کسی سے ملنے کا
کسی حسین کو دل اپنا نہ پھر دیا مین نے نہ نام عشق کا بار دگر لیا مین نے	

ترجیع بند ہشتم

رہے کہین جان نہ بیماری الفت تیری عشق مین شکل ہوئی کیا یہ امانت تیری	بڑھ گیا درد جگر گھٹ گئی طاقت تیری لوگ پہچان کے کہتے ہین شباہت تیری
کس کے غم مین ہوئی اے شخص یہ حالت تیری رونا آتا ہے ہمین دیکھکے صورت تیری	
اب تو جینے کی توقع نہین یہ غیر ہے حال جو عیادت کے لیے آتا ہے سنکر احوال	صدمہ ہجر سے اغلب ہے کہ ہوجاے وصال اشک بھر لاکے وہ آنکھون مین یہ کرتا ہے سوال
کسکے غم مین ہوئی اے شخص یہ حالت تیری رونا آتا ہے ہمین دیکھکے صورت تیری	
دوستون نے مرا دیکھا جو بہت حال تباہ لائین اُسکو تجھے جس غیرت یوسف کی ہے چاہ	سب لگے کہنے کہ قید نہ غم کھا الشد حال ہے اپنے ہمین پہر خدا کو آگاہ
کسکے غم مین ہوئی اے شخص یہ حالت تیری رونا آتا ہے ہمین دیکھکے صورت تیری	
نہ وہ صورت نہ وہ شوکت نہ وہ رعنائی کوئی دیوانہ بتاتا ہے کوئی سودائی	رنگ تبدیل ہے منھ پہ ہے اداسی چھائی کوئی کہتا ہے گیا تجھ پہ شباب آئی

تربت مین بھی سو تو ہلائے گی...

صد شکر کہ سودا نہوا زلف بتان کا

اس پیچ مین ڈالا نہ امانت کو خدا نے

غزل دیگر

جب بہار آئیگی خوش قدم ایجاد ونم

کسکے غم مین ہوئی ای شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہی ہمین دیکھکے صورت تیری

جسنے دیکھا مجھے اشک آنکھو مین وہ بھر لایا
راہ چلتون کو مرے حال پہ رونا آیا

آہ کی دل سے پیا خون جگر غم کھایا
پر زبان سے نہ کبھی آپ نے یہ فرمایا

کسکے غم مین ہوئی ای شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہی ہمین دیکھکے صورت تیری

درد کی میری عبث دوستو کرتے ہو دوا
حال ایسا تو محبت مین مرا غیر ہوا

مرض عشق سے ہرگز نہین ہونے کی شفا
ہاتھ مل مل کے یہ کہتے ہین جہان کے حکما

کسکے غم مین ہوئی ای شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہی ہمین دیکھکے صورت تیری

گھر سے باہر جو نکلتا ہون کبھی مین پر غم
کوئی کہتا ہی کہ کیا تجھ پہ ہوا ظلم و ستم

دیکھکر مجھکو ہر اک دوست کو ہوتا ہی الم
کوئی کہتا ہی کہ تبلا دے مرے سر کی قسم

کسکے غم مین ہوئی ای شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہی ہمین دیکھکے صورت تیری

کسقدر تونے دیا رنج ستایا تونے
زہر کس طفل پہ پنیا دیہ کھایا تونے

سب مجھے کہتے ہین کیا حال بنایا تونے
خاک مین کس یہ جوانی کو ملایا تونے

کسکے غم مین ہوئی ای شخص یہ حالت تیری
رونا آتا ہی ہمین دیکھکے صورت تیری

زندگی ہو ترے بیمار کی فرقت مین حرام
کر چکا ہی مرض عشق نہان اپنا کام

[illegible]

غزل دیگر

[illegible]

دوست سب ایکطرف کرتے ہین دشمن کلام	اب کوئی آن مین غلبہ ہو کہ ہو جائے تمام
	کسکے غم مین ہوئی ای شخص یہ حالت تیری رونا آتا ہی ہمین دیکھکے صورت تیری
کام ہے گل کے نہ بلبل کے ترانے سے تجھے گویا کس کی محبت نے زمانے سے تجھے	کیا ملا کہتے ہین سب دل کے لگانے سے تجھے عار پانی سے ہے نفرت ہے کھانے سے تجھے
	کس کے غم مین ہوئی ای شخص یہ حالت تیری رونا آتا ہی ہمین دیکھکے صورت تیری
اب تلک آہ بھی آتی ہی دشواری سے دے خدا تجھکو شفا عشق کی بیماری سے	حال زار ایسا امانت کا ہوا زاری سے لوگ کہتے ہین محبت کے یہ آزاری سے
	کسکے غم مین ہوئی ای شخص یہ حالت تیری رونا آتا ہی ہمین دیکھکے صورت تیری

ترجیع بند نہم ۹

باتون مین صبح ہو گئی اور شب پلٹ گئی بیساختہ جو اس رخ روشن سے ہٹ گئی	کل رات اسکے ساتھ مری نیند اچٹ گئی طاقت یہ حال دیکھکے فی الفور گھٹ گئی
	دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی الٹی نقاب کیا مری قسمت الٹ گئی
کہین بیٹھین نہ رہ پائی نہ ایک بات آخر گذر گئی اسی صورت مین ساری رات	شب بھر مین جاگا ہمرہ یار پری صفات کیا کیا کیے نہ داون چلی پر کچھ نہ گھات
	دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی

مخمس ترجمۂ امانت

[illegible]

میں وہ بلبل ہوں [illegible]

خفتگان خاک [illegible]

عالم بالا [illegible]

دیکھو قسمت کی بدی [illegible]

مہر کا ناخون سے نکلی آتش کہین ایسی گیا
ماہ و پرا مہر تابان کا کٹ گیا
ورسکا افشان سے کو تیرا پر وجانان ہنر
وام ہوئی نکہت گل مین الجھکر رہ گیا
ناتوان وہ ہون کہ مین اگر دم سیم مین
اسکا ایچ پیچ پاؤن الجھ گیا مین ہم
بوسہ لگا تیغ ابرو کا جوانی تو زخم
شکست یاران سے کی اپنے تیغ کا ہم گیا
مین غزالی کے ستمگر ہے اہل عظار فلک

پانی پانی ہوکے کور ہاین سمندر گیا
لاغری مین مجھکو آتا ہو تیری صورت کا خیال
کوے جانان مین مجھکو بچا کر تو دیکھا

غزل ثانی

مستعد مین وہ شب ماہ مین سیجہ ائی

[illegible]

الٹی نقاب کیا مری قسمت الٹ گئی

ایسی خوشی مین وصل کے نیند آئی ایکبار
چاہون کہ ہون مین اُس مہ تاباں سے ہمکنار
جب صبح ہوگئی تو اُٹھا ہوکے بیقرار
خورشید کی کرن ہوئی گردوں سے آشکار
دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی
الٹی نقاب کیا مری قسمت الٹ گئی

باتین بنا کے اُس سے نکرتا مین اسقدر
مین نے تو اوسکو وصل کا راضی کیا ادھر
کیا جانتا تھا جلدی سے ہو جائیگی سحر
گھڑیالی اسطرف کو بجانے لگا گجر
دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی
الٹی نقاب کیا مری قسمت الٹ گئی

شبکو جو ٹھنڈی ٹھنڈی چلی باغ مین ہوا
اسکے گلے لپٹ کے مین بیہوش ہوگیا
چونکا جو وقت صبح تو دیکھا یہ ماجرا
بلبل کا اڑ رہا ہے درختوں پہ چہچہا
دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی
الٹی نقاب کیا مری قسمت الٹ گئی

کیا تم سے حال وصل کی شب کا نہین عیان
ایسی کٹی ہی رات کہ مین کیا کرون بیان
نوبت ابھی نہ وصل کی آئی تھی مہرستان
نقارہ سحر کی صدا آئی ناگہان
دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی
الٹی نقاب کیا مری قسمت الٹ گئی

دھڑکے مین صبح وصل کے مین سوگیا جو
گھبرا کے جو اُٹھا تو نہ سے با حالت تباہ
رخ کو جو اُسکے دیکھنے گردون پہ کی نگاہ
کیا دیکھتا ہون اُس سے چھری نکلا بجائے ماہ

[illegible]

دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی الٹی نقاب کیا مری قسمت الٹ گئی	
اوڑھے لپیٹے سوتا تھا وہ غیرت قمر رخ آفتاب سا جو ہوا اسکا جلوہ گر	میں نے دوپٹہ کھینچ کے چہرے پہ کی نظر شمع و چراغ ہو گئے گل صبح جان کر
دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی الٹی نقاب کیا مری قسمت الٹ گئی	
کیا وصل کی سحر کی میں تم سے کہوں بہار جھونکا ہوا کا زور سے آیا جو ایکبار	وہ مجھسے ہمکنار تھا میں اس سے ہمکنار آنچل اڑا جو رخ سے تو بولا میں بیقرار
دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی الٹی نقاب کیا مری قسمت الٹ گئی	
کروٹ جو اسنے نیند میں لی سوتے دیر تک جھکا جو اس قمر کا در گوش یک بیک	گوشہ گیا نقاب کا رخسار سے سرک جاتی رہی فلک پہ ستاروں کی سب جھلک
دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی الٹی نقاب کیا مری قسمت الٹ گئی	
لیکن جب کہ جعلسازیاں اسنے ہزار ہا عنقائے وصل تھا نہ ابھی دام میں پھنسا	الجھا کچھ تب آیا دام میں میرے وہ مہ لقا مرغ سحر کی آنے لگی دور سے صدا
دن ہوگیا نمود شب وصل کٹ گئی الٹی نقاب کیا مری قسمت الٹ گئی	
چونکا جو نیند سے سحر وصل دل ربا	میں نے کہا کہ رات ٹھری ہے نہ ہول کھا

پھلجھڑی چھوڑ کسی رات کو مہتابی پر
دل ہے کس شوخ کی پستان پہ امانت ہر سر
آنکھ پڑتی ہے مری باغ میں مہتابی پر

غزل واد طلب

دیکھی اسنے غور سے تصویر پشت پر
آج بار سے

آواز اذان کی آئی جو اتنے مین ہر بلا
بولے کہ مین تو جاتا ہون حافظ ترا خدا

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اُلٹی نقاب کیا مری قسمت الٹ گئی

جاگا وہ جب تلک تو نہ بوسہ کیا طلب
منھ اسکا کھولکر جو رکھا مین نے لب پہ لب
جب سو گیا تو چین پھر آتا تھا مجکو کب
آنچل رخِ صنم سے اٹھانا ہوا غضب

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اُلٹی نقاب کیا مری قسمت اُلٹ گئی

سونے نہ پایا خواب مین اُس سے لپٹ لپٹ
یکبار صبح کی گئی جلد ایسے پو جو پھٹ
کیا جلد رات وصل کی یا رو گئی ہی کٹ
منھ کھولکر وہ بولا کہ پہلو سے میرے ہٹ

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اُلٹی نقاب کیا مری قسمت الٹ گئی

تا صبح وصل مین جو رہا یار مست خواب
ملتا اٹھا جو آنکھون کو وہ رشکِ آفتاب
وقت سحر جگا یا کسی نے اسے شتاب
بولا یہ ہاتھ مل کے امانت باضطراب

دن ہو گیا نمود شب وصل کٹ گئی
اُلٹی نقاب کیا مری قسمت اُلٹ گئی

ترجیع بند دہم

فراق یار مین کیا پیچ و تاب ہی دل کو
نہ دل کو چین نہ راتون کو خواب ہی دل کو
نہ زندگی کی طرف سے جواب ہی دل کو
خیال یار مین کیا اضطراب ہی دل کو
نہ اسکا وصل ہی ممکن نہ تاب ہی دل کو